مسلسل اشاعت کے 64 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم ستمبر 2025ء، 7 ربیع الاوّل 1447 ہجری، 17 بھادوں 2082 بکرمی

خطۂ پوٹھوہار میں ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن پلان

زرعی ترقی کی منازل کیلئے اہم قدم

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21-سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب --- سونا اگلتا پنجاب
پنجاب کے کاشتکاروں کے لیے
پائیدار زرعی ترقی کا منفرد منصوبہ
حکومت پنجاب
CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ
کسان خوشحال
پنجاب خوشحال
Punjab Resilient & Inclusive
Agriculture Transformation Project (PRIAT) 2022-27
جس کے تحت مالی سال 26-2025 کے دوران
آبپاش کھالاجات کی اصلاح وپختگی اور مدت معیاد پوری کرنے والے کھالاجات کی تعمیر نو
جدید نظام آبپاشی (ڈرپ/ سپرنکلر) کی تنصیب
غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح
پانی ذخیرہ کرنے کے لیے تالابوں کی تعمیر
جدید نظام آبپاشی (ڈرپ/ سپرنکلر) چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب
پھل سبزی کے کاشتکاروں کی پیداواری ٹیکنالوجی پر تربیت، کاشت سے برداشت اور ویلیو ایڈیشن کے لیے جدید مشینری کی سبسڈی پر فراہمی
مزید معلومات اور رہنمائی کے لیے
محکمہ زراعت پنجاب کی ویب سائٹ
www.agripunjab.gov.pk
وزٹ کریں
مالی سال 26-2025 کے دوران ان سہولیات سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے خواہشمند کاشتکار
متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی) کے دفاتر سے رابطہ کریں
ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) 0800-17000 صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک کال کریں
SPL-1530
SCAN FOR WEBSITE
محکمہ زراعت، حکومت پنجاب
SCAN FOR FACEBOOK

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

یکم ستمبر 2025ء، 7 ربیع الاول 1447 ہجری، 17 بھادوں 2082 بکرمی

مسلسل اشاعت کے 64 سال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سرآغاخان سوئم روڈ، لاہور

042-99200729, 99200731

dgainformation@gmail.com

ziratnama@gmail.com

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

- مدیر اعلیٰ: نوید عصمت کاہلوں
- مدیر: رائے مدثر عباس
- معاون مدیر: ریحان آفتاب
- آن لائن ایڈیشن: محمد ریاض قریشی
- گرافکس: ابرار حسین
- کمپوزنگ: کاشف ظہیر
- پروف ریڈنگ: سعدیہ منیر
- فوٹوگرافی: عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

- اداریہ: موجودہ سیلابی صورت حال اور حکومتی ریلیف مہم 5
- کماد کی ستمبر کاشت 6
- آم کے باغات میں بعد از برداشت کھادوں کا استعمال 9
- چنے کی منافع بخش کاشت 11
- لہسن کی کاشت 16
- کلونجی کی منافع بخش کاشت 18
- گل اشرفی 20
- برسیم کی کاشت 21
- زرعی سفارشات 23
- محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں 27

جلد 64 شمارہ 17

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان - فون: 061-9201587

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس، شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی - فون: 051-9292165

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مشعلِ راہ

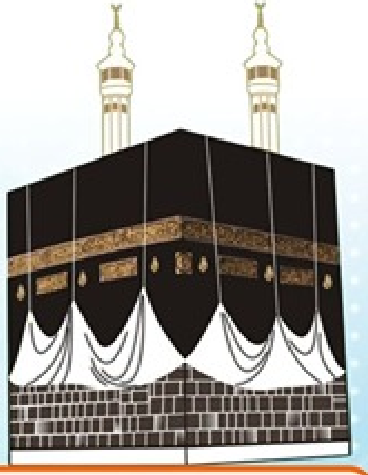

ارشادِ باری تعالیٰ

جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (و آرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (و ستائش) اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (و خواہش) ہے (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش سے کھیتی اگتی اور کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اسے دیکھنے والے) تو اس کو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے اور چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کیلئے) عذاب شدید اور (مومنوں کیلئے) اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے۔

(الحدید:20)

حدیثِ نبوی ﷺ

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ اس (پاک ذات) کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا کہ جب تک اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(کتاب الایمان: مختصر صحیح بخاری!14)

فرمودات

اسلام انصاف، مساوات، معقولیت اور رواداری کا حامل ہے، بلکہ جو غیر مسلم ہماری حفاظت میں آ جائیں، ان کے ساتھ فیاضی کو بھی روا رکھتا ہے۔

(مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، 2 نومبر 1940ء)

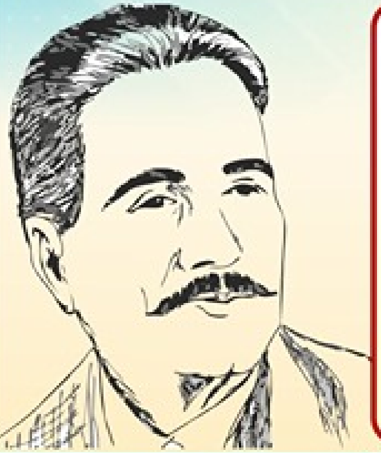

وہ چشمِ پاک ہیں کیوں زینتِ برگستواں دیکھے
نظر آتی ہے جس کو مردِ غازی کی جگر تابی!
ضمیرِ لالہ میں روشن چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرے ذرے کو شہیدِ جستجو کر دے

(بانگ درا)

اداریہ

موجودہ سیلابی صورت حال اور حکومتی ریلیف مہم

صوبہ پنجاب اس وقت غیر معمولی سیلابی صورتحال سے دوچار ہے۔ راوی، ستلج اور چناب کے دریاؤں میں طغیانی اور اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ سیلابی علاقوں میں فصلیں پانی میں ڈوب چکی ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب ریاستی اداروں کی کارکردگی اور سنجیدگی کا کڑا امتحان ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف ریسکیو اینڈ ریلیف آپریشنز کی خود نگرانی کر رہی ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایات پر وزیر زراعت و لائیوسٹاک پنجاب سید عاشق حسین کرمانی ساہیوال ڈویژن کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر کے روزانہ کی بنیاد پر ریسکیو اینڈ ریلیف سرگرمیوں کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔ صوبائی وزیر زراعت کی ہدایت پر محکمہ زراعت اور لائیوسٹاک بہترین کوآرڈینیشن سے سیلاب زدگان کے مویشیوں کے چارہ اور خوراک کے انتظامات کر رہے ہیں۔ سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو محکمہ زراعت کے تحت جاری سرگرمیوں کا باقاعدگی سے جائزہ اور مانیٹرنگ کر رہے ہیں۔ محکمہ زراعت پنجاب کے تحت صوبہ بھر میں 417 ریلیف سنٹرز قائم کیے گئے ہیں، جہاں جانوروں کیلئے سبز چارے، توڑی اور ونڈے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ محکمہ زراعت پنجاب کے 188 افسران سیلابی علاقوں میں براہِ راست ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔ 750 فیلڈ اسسٹنٹس اور بیلدار ریلیف کیمپس میں کسانوں اور دیہی عوام کی معاونت بھی کر رہے ہیں۔ مزید برآں، 207 نوجوان زرعی گریجویٹ انٹرنیز بھی فلڈ ریلیف کیمپوں میں 24 گھنٹے ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

اس سیلابی صورتحال میں محکمہ زراعت پنجاب کے تحت جاری سرگرمیوں کی باقاعدگی سے رپورٹ مرتب کی جا رہی ہے۔ محکمہ زراعت پنجاب کا فیلڈ عملہ ڈویژنل و ضلعی انتظامیہ کے ساتھ مل کر متاثرین سیلاب کے لئے امدادی کارروائیوں میں قومی فریضہ کے طور پر حصہ لے رہا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر سینکڑوں کے تعداد میں سبز چارے، توڑی وغیرہ سے لدی ٹرالیاں، لوڈر رکشے متاثرین سیلاب کے جانوروں کے لئے محکمہ لائیوسٹاک کے ساتھ مل کر فراہم کئے جا رہے ہیں۔ حکومت پنجاب اور محکمہ زراعت پنجاب کی سیلاب زدگان کی ریلیف کیلئے جاری انتھک سرگرمیاں قابلِ ستائش ہیں۔

کماد کی ستمبر کاشت

ڈاکٹر محمود الحسن، ڈاکٹر محمد اخلاق مدثر اور ڈاکٹر محمد ظفر

گنا صوبہ پنجاب کی زرعی معیشت کا ایک اہم جز و اور ایک اہم نقد آور فصل ہے۔ یہ چینی کی صنعت کو خام مال فراہم کرنے کے ساتھ کاشتکار کی معاشی بہبود کی ضامن اور لاکھوں خاندانوں کو روزگار فراہم کرتی ہے۔ پاکستان کا شمار رقبہ اور پیداواری لحاظ سے دنیا میں پانچویں جبکہ چینی کی پیداوار میں چھٹے نمبر پر ہوتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر چینی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور کم دستیابی کے باوجود ملکی اور صوبائی سطح پر چینی کی مناسب قیمت اور وافر مقدار میں فراوانی گنے اور چینی کی مقامی سطح پر اچھی پیداوار کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پنجاب میں کماد کی اوسط پیداوار 722 من فی ایکڑ ہے جو کہ عالمی اوسط پیداوار تقریباً 706 من فی ایکڑ سے بہتر ہے۔ ہمارے ملک کے بہت سے ترقی پسند کاشتکار گنے کی فی ایکڑ پیداوار 1500 تا 2000 من فی ایکڑ تک حاصل کر رہے ہیں جو کہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری گنے کی اقسام بہترین پیداواری اور چینی کی یافت کی حامل ہیں اور دنیا کے کسی بھی ملک کی گنے کی پیداوار اور چینی کی یافت کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

زمین کا انتخاب اور تیاری

کماد سے منافع بخش پیداوار کے حصول کیلئے میرا اور بھاری میرا زمین موزوں ترین ہے جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو اور نامیاتی مادہ بھی وافر مقدار میں موجود ہو۔ البتہ کماد کو ہلکی اور کمزور زمین میں مناسب دیکھ بھال سے بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ سیم اور تھور والی زمینیں گنے کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ چونکہ گنے کی جڑیں زمین میں کافی گہرائی تک جاتی ہیں اس لیے کم از کم ایک فٹ گہرائی تک زمین کو تیار کرنا ضروری ہے۔ کماد کی جڑوں کے مناسب پھیلاؤ اور خوراک کے مناسب حصول کیلئے زمین نرم و بھربھری اور خوب ہموار ہونی چاہیے۔ اس لیے زمین کی تیاری گہرا ہل چلا کر کریں اور زمین کی تیاری سے پہلے اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈالیں۔ روٹاویٹر دو دفعہ، چزل ہل ایک دوسرے کی مخالف سمت چلا کر، عام ہل 3 سے 4 دفعہ چلائیں اور سہاگہ لگائیں۔ چزل ہل چلانے سے پانی کا نکاس بہتر ہو جاتا ہے اور زمین کے آپس میں پیوست ذرات کھل جاتے ہیں جو کہ کماد کے پودوں کی جڑوں کو گہرائی تک جانے میں مدد دیتے ہیں۔

کماد کی ترقی دادہ اقسام

دریائی اور ملحقہ علاقوں کیلئے: سی پی 400-77، سی پی ایف 237، ایس پی ایف 213، ایچ ایس ایف 240، سی پی ایف 252 (پچھیتی قسم) اور سی پی ایف 253 کاشت کریں۔

دیگر علاقوں کے لیے: درج بالا اقسام کے علاوہ مندرجہ ذیل اقسام کو رتہ روگ بیماری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سفارش کردہ دیکھ بھال کے ساتھ کاشت کیا جا سکتا ہے:

سی پی ایف 246، سی پی ایف 249، سی پی ایف 250 اور سی پی ایف 251۔

ایس پی ایف 234 صرف جنوبی پنجاب (دریائی علاقوں کے علاوہ) بشمول راجن پور، بہاولپور اور رحیم یار خان کے ضلعوں کے لیے موزوں ترین قسم ہے۔

ممنوعہ اقسام

یاد رکھیئے کہ ٹرائیٹان، سی او جے۔84، جھنگ۔59، S2003-US-718، سی او۔1148 (انڈیا)، سی او ایل۔29، سی او ایل۔44، بی ایل۔4، بی ایف۔162، ایل۔116، فخرِ ہند اور ایس پی ایف۔238 (چائنہ) وغیرہ حکومت پنجاب نے ممنوعہ اقسام قرار دی ہیں انہیں ہرگز کاشت نہ کریں۔

نوٹ: اگیتی پکنے والی اقسام بھی ستمبر کاشت کے لیے موزوں نہیں ہیں۔

شرح بیج

گنے کی زیادہ اور منافع بخش پیداوار حاصل کرنے کے لیے شرح بیج کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ گنے کے بیج کا اُگاؤ باقی فصلوں کی نسبت بہت کم ہے اور اگر بیج ضرورت سے کم استعمال ہو تو فی ایکڑ گنوں کی تعداد کم رہتی ہے جس سے فی ایکڑ پیداوار بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے بیج ہمیشہ سفارش کردہ مقدار میں ڈالنا چاہیے۔

بروقت کاشت اور دیگر موزوں حالات میں دو آنکھوں والے 30 ہزار سے یا تین آنکھوں والے 20 ہزار سمے فی ایکڑ ڈالنے چاہیں۔ یہ تعداد موٹی اقسام میں تقریباً 100 تا 120 من اور باریک اقسام میں 80 سے 100 من بیج سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

وقت کاشت

کماد کی ستمبر کاشت کے لیے موزوں ترین وقت یکم تا 30 ستمبر ہے۔ گنے کی کاشت میں تاخیر سے اِس کے اگاؤ میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

طریقہ کاشت

زمین کی تیاری گہرے ہل (چزل) سے کریں پھر عام ہل چلا کر سہاگہ دینے کے بعد محکمہ ہذا کے تیار کردہ شوگر کین رجر سے 8 تا 10 انچ گہری کھیلیاں 4 فٹ کے فاصلہ پر نکالیں۔ مخصوص رجر سے کھیلی ہی میں 4 انچ کے فاصلے پر دو چھوٹے سے سیاڑ بن جاتے ہیں جن میں الگ الگ بیج صحیح پوزیشن میں ڈالا جا سکتا ہے جس سے اگاؤ اور جھاڑ بہتر حاصل ہوتا ہے۔ ان کھیلیوں میں پہلے فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد ڈالیں اور پھر بیج ڈال کر مٹی کی ہلکی سی تہہ سے ڈھانپ دیں، مٹی ڈالنے کے لیے سہاگہ ہرگز نہ چلائیں بلکہ ہاتھ یا پاؤں سے مٹی ڈالیں اور پانی لگا دیں جب گہری کھیلیاں خشک ہونے لگیں تو پھر پانی لگا دیں، اس طرح کماد کے اگنے تک حسب ضرورت پانی دیتے رہیں۔

کھادوں کا متناسب استعمال

کھادوں کا استعمال مختلف اقسام کی غذائی ضروریات، زمین کی زرخیزی اور مٹی کی دیگر کیمیائی اور طبعی خواص کو مدنظر رکھ کر کرنا چاہیے۔ لہٰذا کھادوں کے منافع بخش اور مؤثر استعمال کے لیے تجزیہ اراضی کی بنیاد پر کھادوں کا استعمال کریں۔ زمین کی پیداواری صلاحیت اور زرخیزی کو بحال رکھنے کے لیے اس میں گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 3 تا 4 ٹرالیاں فی ایکڑ ضرور ڈالنی چاہیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو 2 تا 3 سال کے بعد سبز کھاد والی فصل (گوار، جنتر وغیرہ) کو زمین میں دبا دیں اور پانی لگائیں۔ سبز کھاد دبانے کے 30 دن بعد کاشت کے لیے زمین تیار کی جائے تاکہ سبز مادہ زمین میں اچھی طرح گل سڑ جائے۔

گنے کی اچھی اور منافع بخش پیداوار حاصل کرنے کے لیے تقریباً 69 کلوگرام نائٹروجن، 46 کلوگرام فاسفورس، 50 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمام فاسفورس اور آدھی پوٹاش والی کھاد کی سفارش کردہ مقدار کاشت کے وقت سیاڑوں میں ڈال دیں اور نائٹروجن کی کھاد کو تین برابر حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ فصل کے اُگاؤ مکمل ہونے، دوسرا حصہ شگوفے نکلنے پر اور تیسرا حصہ مٹی چڑھاتے وقت فصل کو دیں۔ اچھے نتائج حاصل کرنے کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ نائٹروجن کھاد کی پوری مقدار اپریل کے آخر تک مکمل کر دی جائے اور اسی طرح باقی ماندہ پوٹاشی کھاد کی آدھی مقدار نائٹروجن کی آخری مقدار کے ساتھ ڈالی جا سکتی ہے۔

مختلف کیمیائی اجزاء کا تناسب دی گئی سفارشات کے مطابق کھادوں کے استعمال سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

بوریاں (Bags) فی ایکڑ

زرخیزی زمین	یوریا	ڈی اے پی	پوٹاشیم سلفیٹ
کمزور	4	2	2
درمیانی	3	2	2
زرخیز	2	1	2

آبپاشی

کماد کی ستمبر کاشتہ فصل کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لیے2000 ملی میٹر (80 انچ) پانی درکار ہوتا ہے جو تقریباً20 دفعہ آبپاشی کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پانی کی کمی گنے کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ستمبر کاشتہ کماد کو دیئے گئے شیڈول کے مطابق آبپاشی کر کے مطلوبہ پانی کی مقدار کو حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن موسم کی شدت اور بارشوں کو مدنظر رکھ کر اس میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

مہینہ	تعداد آبپاشی	وقفہ آبپاشی
ستمبر۔اکتوبر	3	15 تا 22 دن
نومبر تا فروری	3	35 تا 40 دن
مارچ۔اپریل	2	18 تا 20 دن
مئی۔جون	6	10 تا 12 دن
جولائی۔اگست	3	13 تا 15 دن
ستمبر۔اکتوبر	3	15 تا 22 دن
کل تعداد آبپاشی	20	

گوڈی و نلائی

اُگاؤ مکمل ہونے پر روٹری یا گوڈی والے ہل سے ایک دفعہ وتر اور پھر خشک حالت میں گوڈی کریں۔ یہی عمل 20 دن بعد دوہرائیں۔ آخری گوڈی کے بعد زمین بھربھری ہو جاتی ہے اور فصل کو مٹی چڑھانے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ کیمیائی ادویات

جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے زرعی کیمیائی زہریں آجکل کے دور کا مؤثر ہتھیار ہیں اور گنے کی فصل پر ان کی افادیت مسلمہ ہے۔ پاکستان میں گنے پر جن زہروں پر تجربات کئے گئے ہیں ان میں کئی ایک مؤثر پائی گئی ہیں۔ بجائی کے فوراً بعد پہلے پانی پر ایس میٹالاکلور یا ایسیٹا کلور + ایٹرازین فلڈ کریں اِس سے ہر طرح کی جڑی بوٹیاں اگنے نہیں پائیں گی۔ اگر یہ نہ کر سکیں تو میزوٹرائیون + ایٹرازین کو دوسرے پانی کے بعد تر وتر حالت میں سپرے کریں۔ ڈیلا گھاس کو تلف کرنے کے لیے ایتھوکسی سلفیوران یا ہیلوسلفیوران 20 گرام فی ایکڑ استعمال کریں اور سپرے کیلئے دستی مشین کی صورت میں 100 لٹر پانی فی ایکڑ اور ٹریکٹر بوم کیلئے 100 تا 120 لٹر پانی فی ایکڑ استعمال کریں۔

کیڑوں سے بچاؤ

بجائی کے وقت سمے ڈالنے کے بعد دانے دار زہر جس میں کلورانیٹرانیلی پرول + تھایا میتھاکسم یا فپرونل فی ایکڑ استعمال کریں۔ پہلی قسط بجائی کے وقت اور دوسری قسط فصل کے اگنے پر بلحاظِ ایک تھیلی فی ایکڑ کے حساب سے سیاڑوں میں ڈالیں اور کھیت کو بھر کر پانی لگا دیں۔ زہر کی آخری قسط (دو تھیلیاں) مٹی چڑھاتے وقت ڈالیں۔

آم کے باغات میں بعداز برداشت کھادوں کا استعمال

عابد حمید خان، ڈاکٹر آصف الرحمٰن، محمد عمران، مسرت حسین، عاطف اقبال

آم کی پیداوار کو تجارتی بنیادوں پر ترقی دینے کے لئے اس کے مختلف پیداواری مراحل پر خاص انتظامی امور کی طرف متوجہ ہونا پڑتا ہے۔ انتظامی امور میں متناسب کھادوں کا مناسب وقت اور پودوں کی ضرورت کے مطابق استعمال کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ کھادوں کی قیمتوں میں حالیہ بے تحاشہ اضافے کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ باغات میں کھادوں کا استعمال انتہائی سوچ سمجھ کر کیا جائے تا کہ پودوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل ہو سکے اور پیداواری لاگت بھی کم سے کم رہے۔

آم کے باغات میں کھادوں کی بروقت اور صحیح مقدار اچھی پیداوار کی ضامن ہے جبکہ بے وقت یا غیر ضروری دی جانے والی کھاد پودے کی پیداوار میں کمی کا باعث بنتی ہے۔ عناصر کبیرہ (نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش) زمین میں دیے جاتے ہیں جبکہ عناصر صغیرہ (بوران، زنک، آئرن، میگانیز اور کاپر) زمین میں ملا کر یا پتوں پر سپرے کے ذریعے دیے جاتے ہیں۔ ان غذائی عناصر کی مقدار کا تعین زمین اور پتوں کے تجزیہ کے ذریعے لگایا جا سکتا ہے

آم کے بڑے اور چھوٹے پودوں کی غذائی ضروریات کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لئے پودوں کی اونچائی اور چھتری کے گھیر کو مدنظر رکھتے ہوئے غذائی اجزاء کی مطلوبہ مقدار معلوم کرنی چاہیے۔

کھادوں کی اقسام

■ نامیاتی کھادیں

نامیاتی کھاد پودوں کی باقیات اور جانوروں کے فضلہ سے تیار ہوتی ہیں اور یہ پودوں کے لئے قدرتی طور پر غذائی اجزاء کا باعث بنتی ہیں اور اس کے علاوہ ہوا کی مقدار کو بہتر بنا کر اس کی زرخیزی میں بہتری لانے کا سبب بھی بنتی ہیں۔ اس کے علاوہ زمین سے پانی جذب کرنے کی صلاحیت کو بڑھا کر باغ کی آبپاشی کے دورانیہ کو کم کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ نیز زمین میں مفید بیکٹریا کی آبادی کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔ عام طور پر پائی جانے والی نامیاتی کھادوں میں گوبر کی گلی سڑی کھاد اور سبز چارہ شامل ہیں۔

گوبر کی کھاد

اس کھاد میں تمام عناصر کبیرہ و صغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ ایک ہزار کلوگرام کھاد میں تقریباً 8 فیصد نائٹروجن، 6 فیصد فاسفورس اور 10 فیصد پوٹاش پائی جاتی ہے۔ کھاد اچھی طرح گلی سڑی ہونی چاہیے۔ تازہ گوبر کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ یہ دیمک پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے اور پودوں کو بوقت ضرورت میسر بھی نہیں ہوتی۔

سبز کھاد زمین میں نامیاتی مادہ میں اضافہ کر کے زمین کی پیداواری صلاحیت بڑھاتی ہے۔ چھوٹے باغات میں (8 سال تک) مارچ اپریل میں جنتر بطور سبز کھاد کاشت کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے 18 تا 20 کلوگرام شرح بیج استعمال کیا جاتا ہے۔ جنتر

اگنے کے بعد جب پھول بننا شروع ہوں اور اس کی جلد سخت ہونا شروع ہو جائے تو اس کو روٹاویٹر کے ذریعے زمین میں دبا دینا چاہیے۔

کیمیائی کھادیں

یہ کھادیں مختلف عناصر کے اجزائے ترکیبی سے مصنوعی طور پر تیار کی جاتی ہیں۔آم کے باغات میں استعمال ہونے والی مختلف کھادوں میں نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کی مختلف مقداریں موجود ہوتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

نام کھاد	عناصر	مقدار فیصد
یوریا	نائٹروجن	46
امونیم سلفیٹ	نائٹروجن	21
امونیم نائٹریٹ	نائٹروجن	26
نائٹروجن۔فاسفورس	نائیروفاس	22-20
ڈی اے پی	نائٹروجن۔فاسفورس	46-18
سنگل سپرفاسفیٹ	فاسفورس	18
ٹرپل سپرفاسفیٹ	فاسفورس	46
سلفیٹ آف پوٹاش	پوٹاش	50
این پی کے	نائٹروجن۔فاسفورس۔پوٹاش	15-15-15
این پی کے	نائٹروجن۔فاسفورس۔پوٹاش	17-17-17

عمومی طور پر آم کے پھل دار پودوں کو سالانہ غذائی اجزاء کی ضروریات میں سے 70 فیصد نائٹروجن، 100 فیصد فاسفورس اور 50 فیصد پوٹاش بعداز برداشت فوراً مہیا کی جاتی ہیں جبکہ بقیہ نائٹروجن پھول نکلنے پر اور بقیہ پوٹاش پھل نکلنے کے بعد ڈالی جاتی ہیں۔ نیز 15 اگست کے بعد پکنے والی آم کی اقسام میں بعداز برداشت نائٹروجنی کھاد نہ ڈالی جائے اور نائٹروجن کی آدھی مقدار بور نکلنے پر اور بقیہ آدھی مقدار پھل بننے پر ڈالی جاتی ہے۔ نیز ان اقسام میں اگیتی اور درمیانی اقسام کی نسبت نائٹروجنی کھاد کا استعمال قدرے کم کیا جائے۔ اس کے علاوہ زمین کی زرخیزی اور خاصیت کو بہتر بنانے کے لئے 100 کلوگرام گوبر کی گلی سڑی کھاد فی پودا دسمبر، جنوری میں ڈالی جاسکتی ہے تاکہ زمینی عناصر پودوں کو ڈالی گئی کیمیائی کھاد کو جذب کر کے پودوں کی جڑوں کو باآسانی فراہم کرسکیں۔

اس سال چونکہ آم کی پیداوار میں خاصی کمی مشاہدہ میں آرہی ہے اور اگر ہم اپنے باغات کا جائزہ لیں تو ہم پودوں کو گروپس میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ پہلے گروپ میں ایسے پودوں کو شامل کیا جائے جنھوں نے اس سال پھل نہیں اٹھایا مگران پودوں پر بھرپور نباتاتی بڑھوتری موجود ہے تو اسے پودوں کو فی الحال کسی بھی قسم کی کھاد ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دوسرے گروپ میں ایسے پودے شامل کئے جاسکتے ہیں جنھوں نے اس سال قدرے کم پھل دیا اور ان پر کسی بھی وجہ سے قدرے کم نباتاتی بڑھوتری نظر

آرہی ہو تو ایسے پودوں کے لئے این۔ پی۔ کے کی 3 کلوگرام فی پودا مقدار دی جائے۔ تیسرے گروپ میں ایسے پودوں کو شامل کیا جائے جنھوں نے اس سال بھرپور پیداوار دی تو ایسے پودوں کے لئے این۔ پی۔ کے کی 5 کلوگرام فی پودا مقدار تجویز کی جاتی ہے۔ یادرہے کہ کھادوں کی یہ مجوزہ مقداریں ایسی کم سے کم مقداریں ہیں جن کے بغیر پودوں کی غذائی ضروریات کی تکمیل ناممکن ہے اور پودا غذائی کمی کا شکار ہو جائے گا۔ البتہ کھادوں کے استعمال میں تاخیر کی صورت میں ہمیں ان کی مقداروں میں اضافہ کرنا پڑے گا جس سے اخراجات مزید بڑھ جائیں گے۔ لہٰذا آم کے باغات میں کھادوں کا استعمال پھل کی برداشت کے فوراً بعد ہی کرنا ضروری ہے۔

البتہ پودوں کی کانٹ چھانٹ پھل کی برداشت اور کھاد ڈالنے کے کچھ دن بعد بھی شروع کی جاسکتی ہے مگر آم کا پودا پھل کی برداشت کے بعد کھاد ڈالنے میں غیر ضروری تاخیر کا قطعاً متحمل نہیں ہوسکتا۔

یہاں یہ بات باغبانوں کے لئے انتہائی حیران کن ہوگی کہ بعض عناصر کی زیادتی دوسرے عناصر کی دستیابی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مثلاً نائٹروجن کی زیادتی کی وجہ سے پودے میں پوٹاش اور کاپر کی کمی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کیلشیم کی زیادتی کی وجہ سے فاسفورس کی کمی ممکن ہے۔ دوسری طرف پودے میں پوٹاش، فاسفورس اور کاپر کی کمی کی وجہ سے جو منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا ازالہ انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس توازن کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر عنصر زمین اور پتوں کے تجزیہ کے بغیر ڈالنے سے اجتناب کیا جائے۔ زمین کا تجزیہ پھل کی برداشت سے قبل اور پتوں کا تجزیہ اوائل جنوری میں کرانا چاہیے تاکہ تجزیہ رپورٹ کے مطابق کسی بھی عنصر کی کمی کو بذریعہ سپرے پورا کیا جاسکے۔

چنے کی منافع بخش کاشت

ڈاکٹر خالد حسین، سعدیہ کوکب، غلام مصطفیٰ صدیقی

دالیں ہماری خوراک کا اہم حصہ ہیں۔ یہ ہماری خوراک میں سستے داموں پروٹین (لحمیات) مہیا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ خوراک کو غذائیت کے اعتبار سے بہتر اور متوازن بنانے کے لئے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دالوں کی پیداوار میں اضافہ انتہائی ضروری ہے۔ دالیں پھلی دار اجناس کے خاندان سے تعلق رکھنے کے ناطے ہوا سے نائٹروجن حاصل کر کے جڑوں پر منکوں (Nodules) کے ذریعے زمین میں داخل کر کے زمین کی زرخیزی کو بحال رکھتی ہیں۔ دوسری فصلوں کی طرح دالوں کی پیداوار میں اضافہ ان کے زیر کاشت رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ سے ہی ممکن ہے۔ پاکستان میں دالیں سالانہ تقریبا 1.33 ملین ہیکٹر (32.8 لاکھ ایکٹر) رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں جو کہ کل زیر کاشت رقبہ کا 6 فیصد ہے جس میں پنجاب کا حصہ رقبہ کے حساب سے 84 فیصد اور پیداوار کے حساب سے 85 فیصد ہے۔ چنا، مسور، مونگ اور ماش صوبہ میں کاشت کی جانے والی اہم دالیں ہیں۔

پنجاب میں چنے کی کاشت

پاکستان میں دالوں کے کل رقبہ کے تین چوتھائی رقبہ پر چنے کاشت ہوتے ہیں جبکہ چنے کے کل رقبہ کا 90 فیصد پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ پنجاب میں ہر سال اکیس سے بائیس لاکھ ایکڑ رقبہ پر چنے کاشت کئے جاتے ہیں جس میں تقریبا 95 فیصد رقبہ بارانی اور 5 فیصد آبپاش کاشت کیا جاتا ہے۔ پنجاب میں چنے کے کل رقبہ میں سے 96 فیصد رقبہ تھل کے اضلاع بھکر،

خوشاب، جھنگ، لیہ اور میانوالی میں کاشت ہوتا ہے۔ چنے کی زیادہ تر پیداوار نامیاتی طریقے سے حاصل کی جاتی ہے کیونکہ چنے کا 95 فیصد رقبہ بارانی اور ریت کے ٹیلوں پر مشتمل ہے اور ان علاقوں میں مصنوعی کھاد، کیڑے مار ادویات اور جڑی بوٹی کی تلفی کے لیئے زہروں کا استعمال نہ ہونے کے برابر ہے۔ موسمی تغیرات اور غیر متوقع بارشوں کی وجہ سے چنے کی فصل کو آبپاش علاقوں میں منتقل کرنا بہت ضروری ہے تاکہ چنے کی پیداوار بڑھا کر درآمدات میں کمی لائی جائے۔

چنے کی ترقی دادہ اقسام

دیسی اقسام: بٹل 2022، بٹل 2021، بٹل 2016، ٹی جی سٹرائیکر (TG Striker)، سٹار چنا

کابلی اقسام: نور۔2022، نور۔2019، نور۔2013

بیج کا حصول

پنجاب سیڈ کارپوریشن نے ترقی دادہ اقسام کے بیج کی ضروریات پوری کرنے کے لئے گورنمنٹ سیڈ فارم پپلاں ضلع میانوالی میں بڑے پیمانے پر چنے کا بیج پیدا کرنے اور اسے صاف کرنے کے لئے پلانٹ لگایا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈپوؤں سے چنے کی ترقی دادہ اقسام کا بیج حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ محدود مقدار میں درج بالا اقسام کا بیج تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد، نیاب فیصل آباد، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

طریقہ کاشت

اچھے اگاؤ کے لئے کاشت بذریعہ ڈرل یا پور کریں اور قطاروں کا درمیانی فاصلہ 30 سینٹی میٹر (ایک فٹ) رکھیں جبکہ میرا زمینوں اور زیادہ بارش والے علاقوں میں قطاروں کا درمیانی فاصلہ 45 سینٹی میٹر (ڈیڑھ فٹ) اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 10 سینٹی میٹر تا (4 انچ) ہونا چاہیئے۔

ستمبر کاشتہ کماد میں چنے کی مخلوط کاشت

ستمبر کاشتہ کماد میں کابلی چنے کی مخلوط کاشت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ چار فٹ کے فاصلے پر کاشتہ کماد میں بیڈ کے درمیان چنے کی دو لائنیں کاشت کریں جبکہ دو تا اڑھائی فٹ کے فاصلے پر کاشتہ کماد میں چنے کی ایک لائن کاشت کریں۔ اس طریقہ کاشت میں بیج کی مقدار 15 سے 20 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ جس جگہ پر پہلی مرتبہ چنے کی فصل کاشت کی جا رہی ہو وہاں بیج کو جراثیمی ٹیکہ ضرور لگائیں جس سے پودے کی ہوا سے نائٹروجن حاصل کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

شرح بیج

چنے کی موٹے دانوں والی اقسام کا 30 تا 35 کلوگرام اور عام جسامت کے دانوں والی اقسام کا 25 تا 30 کلوگرام صاف ستھرا خالص اور صحت مند بیج فی ایکڑ استعمال کرنا چاہیئے۔

بیج کو زہر لگانا

بیج کو کاشت سے پہلے بینومل یا تھائیوفنیٹ میتھائل 2 تا 3 گرام فی کلوگرام بیج کے حساب سے لگانے سے فصل بیماریوں سے محفوظ رہتی ہے۔

بیج کو جراثیمی ٹیکہ لگانا

چنے کے بیج کو نائٹروجنی اور فاسفورسی جراثیمی ٹیکے لگا کر کاشت کرنے سے پودوں میں ہوا سے نائٹروجن اور زمین میں موجود فاسفورس کا حصول آسان اور بہتر ہو جاتا ہے۔ ان دونوں کے استعمال سے نائٹروجنی اور فاسفورسی کھادوں کی بچت کے ساتھ ساتھ فصل کی صحت اور پیداوار میں بہتری آتی ہے۔

زمین اور اس کی تیاری

چنے کی فصل میں ایک یا دو بار ہل چلانا کافی ہوتا ہے۔ پہلے گہرا ہل چلا کر خودرو گھاس اور جڑی بوٹیوں کی تلفی بہت ضروری ہے اس کے بعد ایک مرتبہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح ہموار کر لینا چاہیئے۔

کھادوں کا استعمال

چنے کی فصل کو نائٹروجن کھاد کی کم ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ فصل اپنی نائٹروجنی کھاد کی ضرورت کافی حد تک خود پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ جو جراثیمی ٹیکہ لگانے سے مزید بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ فاسفورسی ٹیکہ لگانے سے زمین میں فاسفورس کا حصول پودے کیلئے آسان اور بہتر ہو جاتا ہے۔ اور اس کھاد کے استعمال سے دانے موٹے اور زیادہ بننے سے پیداوار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بجائی کے وقت ایک بوری ڈی اے پی اور آدھی بوری پوٹاش استعمال کریں۔

چنے کی فصل کے لئے پوٹاش کھاد کی اہمیت

پوٹاش کی کھاد کے استعمال سے فصل کی غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بڑھتی ہے اور چنے کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ لہٰذا چنے کی اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے خاص طور پر ہلکی زمینوں میں آدھی تا ایک بوری پوٹاش ضرور استعمال کریں۔

طریقہ کاشت

چنے کی کاشت بذریعہ ڈرل یا پور کرنی چاہیئے تاکہ بیج مناسب گہرائی میں وتر میں گرے اور بیج کی روئیدگی اچھی ہو قطاروں کا درمیانی فاصلہ 45 سینٹی میٹر (ایک فٹ) اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 15 سینٹی میٹر (6 انچ) ہونا چاہیئے اس طرح کھیت میں پودوں کی مطلوبہ تعداد 85 سے 90 ہزار پوری ہو جائے گی۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

■ جڑی بوٹی مار زہر کا استعمال

پینڈی میتھالین Pendimethalin (330 ای سی) بحساب ایک تا ڈیڑھ لٹر فی ایکڑ استعمال کریں۔ زمین کی تیاری کے وقت تروتر میں مناسب پانی کی مقدار (150 لٹر فی ایکڑ) میں ملا کر سپرے کریں یا پھر زہر کی سفارش کردہ مقدار کو 15 سے 20 کلو گرام ریت میں ملا کر کھیت میں چھٹہ کریں بعد ازاں آخری ہل چلا کر فصل کو ڈرل سے کاشت کریں۔

■ گوڈی

جڑی بوٹیوں کی تعداد کم ہونے کی صورت میں جڑی بوٹی مار زہروں کی بجائے گوڈی کو ترجیح دینی چاہیئے پہلی گوڈی فصل اگنے کے 30 تا 40 دن بعد جبکہ دوسری گوڈی اس کے ایک ماہ بعد کریں تھل کے ریتلے علاقوں میں جڑی بوٹیوں کی تلفی بذریعہ روٹری نہایت آسان اور موثر ہے۔

چنے کی بیماریاں اور ان کا تدارک

چنے کو دو بڑی بیماریاں جھلساؤ اور مرجھاؤ زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔

■ جھلساؤ

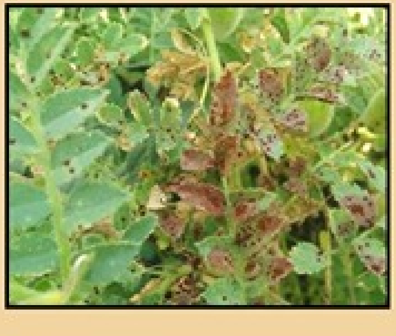

یہ بیماری پھپھوندی سے پھیلتی ہے۔ اس کی ابتدائی علامات خاکی بھورے رنگ کے دھبوں کی صورت میں پودوں کے تمام بالائی حصوں پر نمودار ہوتی ہیں ساز گار موسمی حالات (17 تا 22 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت اور 90

فیصد یا اس سے زائد نمی) کی صورت میں دھبے جسامت میں بڑے اور ہم مرکز دائرے نظر آتے ہیں پھر کھیت ایسے لگتا ہے جیسے آگ سے جھلس گیا ہو اسی لئے کاشتکار اسے لشک کے نام سے جانتے ہیں۔

مرجھاؤ

مرجھاؤ کو سوکے کا مرض بھی کہتے ہیں یہ بیماری بھی پھپھوندی سے پھیلتی ہے۔ جو درجہ حرارت 25 سے 30 ڈگری سینٹی گریڈ پر خوب نشوونما پاتی ہے۔ یہ بیماری ریتلے اور کم بارش والے علاقوں میں زیادہ شدت کے ساتھ چنے کی فصل پر نمودار ہوتی ہے۔ کمزور پودوں پر بیماری کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اس بیماری کی علامات دو مرحلوں پر نمودار ہوتی ہیں۔

ابتدائی مرحلہ میں نوخیز پودے مرجھا کر سوکھ جاتے ہیں دوسرے مرحلہ میں پختہ پودے مرض کی زد میں آجاتے ہیں جس سے دانے بننے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔ متاثرہ ٹاڈوں میں اگر دانے بن بھی جائیں تو بھی یہ جسامت میں چھوٹے رہ جاتے ہیں۔

تدارک

- بیماری سے بچاؤ کا بہترین اور سستا طریقہ قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت ہے
- چنے کا صحت منداور بیماریوں سے پاک بیج استعمال کریں
- چنے کے مرجھاؤ اور چنے کے جھلساؤ سے بچاؤ کے لئے محکمہ زراعت کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر استعمال کریں
- چنے کے جھلساؤ کے ہر سال نمودار ہونے کی صورت میں درج بالا زہر احتیاطی تدابیر کے طور پر بھی استعمال کرنا چاہئیے
- مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلانے سے بیماری کے بیج (Spores) مرجاتے ہیں اور آئندہ فصل بیماری سے محفوظ رہتی ہے
- جن علاقوں میں مرجھاؤ کا مرض عام ہو وہاں بوائی سفارش کردہ وقت کے آخری دنوں میں کریں
- جہاں ممکن ہو فصل ادل بدل کر کے کاشت کریں

کیڑوں سے بچاؤ

چنے کی فصل کا نقصان سب سے زیادہ ٹاڈ کی سنڈی کرتی ہے۔ البتہ اس کا حملہ تھل میں کم ہوتا ہے۔ کیونکہ تھل میں اس کا دورانیہ حیات (Life cycle) مکمل نہیں ہوتا۔ تھل کے علاقہ میں وتر کی کمی کی صورت میں دیمک کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔

دیمک کا تدارک

دیمک (Termite) کے تدارک کے لئے بارانی علاقوں میں کلور پائیر یفاس (Chlorpyrifos) 40ای سی بحساب 1.5 تا 2 لٹر یا پھر فپرونل 5 ایس سی بحساب 960 ملی لٹر فی ایکڑ 15 تا20 کلوگرام مٹی میں ملا کر چھٹہ کریں اسکے بعد ہل چلا کر زمین میں ملا دیں۔ جبکہ آبپاشی والے علاقوں میں زہر کی مطلوبہ مقدار رراونی کے وقت استعمال کریں۔

چور کیڑا (Cutworm)

چور کیڑے کے تدارک کے لیئے پرمیتھرین (Permethrin) 0.2 فیصد بحساب 3 کلوگرام فی ایکڑ 10 کلوگرام باریک مٹی میں ملا کر دھوڑا کریں یا پھر

سائپرمیتھرین (Cypermethrin) 10 ای سی بحساب 200 تا 250 ملی لٹر یا (سائپرمیتھرین + پروفینوفاس) 440 ای سی بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

سرفیس ویول کا تدارک

پچھلے دو سال میں اس کیڑے کی شکایات آئی ہیں جو کہ اُگتے ہوئے چنے کی فصل پر نمودار ہوتا ہے اور بالکل چور کیڑے کی طرح زمین کی سطح سے اوپر تنے کو کاٹ دیتا ہے جس سے پودا سوکھ جاتا ہے۔ یہ کیڑا زمین کی درزوں میں اور سوراخوں میں رہتا ہے۔ اسکی رنگت عام ویول سے ہلکی مٹیالی مائل ہوتی ہے اور مٹی کے جیسے رنگت رکھنے کی وجہ سے یہ کیڑا عام مشاہدے سے بچا رہتا ہے اسکے نقصان کا اندازہ لگانے کیلئے حملہ شدہ پودوں کا فیصد معلوم کر کے اسکے تدارک کے لئے بائی فینتھرین 10 ای سی بحساب 250 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی ملا کر استعمال کریں۔

رس چوسنے والے کیڑے

چنے کو رس چوسنے والے کیڑوں میں ست تیلہ (Aphid) زیادہ نمایاں ہے صرف اور صرف اسکے شدید حملہ کی صورت میں اس کے تدارک کے لئے امیڈا کلوپرڈ (Imidachloprid) 200 ایس ایل بحساب 250 ملی لٹر یا کاربوسلفان 20 ای سی بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ بصورتِ دیگر ست تیلہ کا حملہ کم ہونے کی صورت میں اس کے کنٹرول کیلئے قدرتی دوست کیڑے جیسا کہ لیڈی برڈ بیٹل کی حوصلہ افزائی کریں۔ جو کہ ابتداء میں ست تیلہ کا حملہ کم کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے لیے کھال یا وٹوں پر ایک سے دو قطاریں سرسوں کی لگا دی جائیں جو کہ اس دوست کیڑے کی اماج گاہ ہیں۔

ٹاڈ کی سنڈی (Pod Borer) کا تدارک

کلورین ٹرانیلی پرول 20 فیصد ایس سی بحساب 50 ملی لٹر یا (سائپرمیتھرین + پروفینوفاس) 440 ای سی بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں۔ پروفینوفاس 50 فیصد ای سی بحساب 800 تا 1000 ملی لٹر یا انڈوکسا کارب (Indoxacarb) 150 ایس سی بحساب 175 ملی لٹر فی ایکڑ 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

برداشت

پنجاب میں چنے کی فصل اپریل میں برداشت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ فصل کی برداشت میں تاخیر سے ٹاڈ جھڑنے سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا 90 فیصد ٹاڈ پکنے پر برداشت کریں اور برداشت صبح کے وقت کریں تا کہ شبنم کی وجہ سے ٹاڈ نہ جھڑیں کٹائی شدہ فصل کو دھوپ میں خشک کر کے گہائی کریں۔ گہائی کے لئے چنے کا تھریشر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جنس کو سٹور کرنا

جنس کو خشک اور صاف کر کے سٹور میں محفوظ کریں۔ سٹور میں عموماً سٹور کا کیڑا (ڈھورا) زیادہ نقصان کرتا ہے۔ ڈیلٹا میتھرین 2.5 ای سی بحساب ایک لٹر زہر 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ پرانی استعمال شدہ بوریوں کو اسی نسبت سے زہر ملے ہوئے محلول میں ڈبو کر خشک کریں یا بوریوں کو دونوں طرف سے سپرے کریں اگر سٹور میں سپرے نہ کر سکیں تو پرانے سٹور میں ذخیرہ کرنے سے پہلے ایلومینیم فاسفائیڈ کی 20 تا 25 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں اور سٹور کو فوراً ہوا بند سیل کر دیں اور ایک ماہ تک بند رکھنے کے بعد کھولیں۔

موزوں آب وہوا

لہسن کی فصل کے لئے کاشت کے وقت ٹھنڈے موسم، چھوٹے دنوں اور پکتے وقت خشک اور گرم موسم موزوں ہے۔

لہسن کی اقسام

لہسن کی منظور شدہ اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

لہسن گلابی

یہ قسم تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، ایوب ریسرچ فیصل آباد کی منظور شدہ قسم ہے۔اس کی پوتھیاں گلابی رنگ کی ہوتی ہیں۔اس کو اگلے بوائی کے موسم تک با آسانی سٹور کی جا سکتا ہے۔

این اے آر سی-جی 1

یہ قسم قومی زرعی تحقیقاتی ادارہ (NARC) اسلام آباد کی تیار کردہ ہے جو دیسی لہسن سے کافی مختلف قسم ہے۔اس کی پوتھیاں سائز میں کافی موٹی ہیں اور اس کی فی ایکڑ پیداوار بھی زیادہ ہے، اس کو بھی دیر تک سٹور کیا جا سکتا ہے۔

مندرجہ بالا اقسام کے علاوہ مارکیٹ میں دیسی لہسن کی سفید قسم بھی دستیاب ہے جو اچھی پیداوار کی حامل ہے۔

شرح بیج

لہسن گلابی/دیسی لہسن	این اے آر سی-جی 1
200 کلوگرام پوتھیاں فی ایکڑ	800 کلوگرام فی ایکڑ

نوٹ: درمیانے اور بڑے سائز کی صحت مند پوتھیاں استعمال کریں۔ پوتھیوں کے سائز کے حساب بیج کی فی ایکڑ شرح میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔

وقت کاشت

شمالی پنجاب	جنوبی و وسطی پنجاب
آخر ستمبر تا وسط اکتوبر	اکتوبر کا مہینہ

موزوں زمین

زرخیز اور نرم زمین لہسن کی کاشت کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ بھاری اور سخت زمین میں گنڈھیاں صحیح نہیں بنتیں۔علاوہ ازیں برداشت کے وقت زمین خشک اور سخت ہو تو گنڈھیاں ٹوٹ کر زخمی ہو جاتی ہیں اور جنس کی مناسب قیمت نہیں ملتی۔اسی طرح ریتلی زمین بھی اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں کیونکہ ایسی زمین میں نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔

زمین کی تیاری

بوائی کے کم از کم ایک تا دو ماہ پہلے گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 8 تا 10 ٹن فی ایکڑ ڈالیں اور اچھی طرح زمین میں ملا کر پانی لگا دیں۔ بوائی سے پہلے زمین تیار کرنے کے لیے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے

والا ہل اور دو یا تین بار کلٹیویٹر چلائیں اور بعد میں سہاگہ دے کر زمین کو ہموار کرلیں۔ بہتر ہے کہ کھیت کو لیزر لینڈ لیولر سے ہموار کریں۔

طریقہ کاشت

تیار شدہ زمین کو تقریباً پانچ پانچ مرلے کی ہموار کیاریوں میں تقسیم کرلیں۔ پوتھیوں کو ہموار زمین پر لائنوں میں کاشت کریں۔ پوتھیوں کو زمین میں ایک انچ گہرا اس طرح لگائیں کہ جڑوں والا حصہ زمین میں اور نوکدار حصہ اوپر کی طرف ہو۔ پودوں کا باہمی فاصلہ 4 انچ جبکہ لائنوں کا درمیانی فاصلہ 8 تا 10 انچ رکھیں۔۔ این اے آر سی جی-1 کو اگر پٹڑیوں پر لگائیں تو زیادہ بہتر نشوونما کرتی ہے۔

لہسن کی کاشت کا نیا طریقہ

لہسن کی کاشت میں سب سے مشکل مرحلہ اس کی بوائی ہے۔ عام طور پر بوائی ہاتھ سے کی جاتی ہے جس پر کافی مزدور لگانے پڑتے ہیں اور لاگت بھی زیادہ آتی ہے۔ اس مسئلے کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحقیقاتی شعبہ برائے سبزیات، فیصل آباد نے اپنے تجربات سے ثابت کی ہے کہ لہسن کی فصل کو بذریعہ سنگل رو کاٹن ڈرل بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقہ سے نسبتاً کم وقت اور کم لاگت میں بوائی کی جاسکتی ہے۔ بیج کی شرح بھی مناسب رہتی ہے اور اُگاؤ بھی بہترین ہوتا ہے۔ اس طریقہ کاشت سنگل رو کاٹن ڈرل میں تھوڑی سی ضروری ایڈجسٹمنٹ کرکے لہسن کی پوتھیوں کا ہاتھ سے کیرا کیا جاتا ہے۔ کھیت کو بذریعہ لینڈ لیولر ہموار کرنے کے بعد 8 انچ کے باہمی فاصلہ پر نشان لگائے جاتے ہیں اور اس پر سنگل رو کاٹن ڈرل چلا کر بوائی کی جاتی ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے حوصلہ افزاء نتائج سامنے آئے ہیں۔

کھادوں کا استعمال

کیمیائی کھادوں کی مقدار کے تعین کے لئے زمین کا تجزیہ کروائیں۔ اوسط زرخیز زمین میں لہسن کی کاشت کے لئے درج ذیل کے مطابق کھاد ڈالیں۔

خوراکی اجزاء فی ایکڑ (کلوگرام)			مقدار کھاد فی ایکڑ (بوریوں میں)		
نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	بوقت بجائی	پورے پتے نکلنے پر	گنڈھی بننے سے پہلے
64	46	25	دو بوری ڈی اے پی + ایک بوری ایس او پی	ایک بوری یوریا	ایک بوری یوریا

نوٹ: این اے آر سی جی-1 کی کھاد کی ضرورت دوسری مقامی اقسام سے تقریباً دوگنا ہوتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

- **بذریعہ گوڈی**

جڑی بوٹیوں کو بذریعہ گوڈی تلف کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے فصل کو تین تا چار بار گوڈی کریں مگر جب فصل پورے سائز کی گنڈھیاں بنالے تو پھر گوڈی نہ کریں۔

- **بذریعہ ملچ**

لہسن کی فصل میں جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے ملچ کا طریقہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے دھان کی پرالی کی ایک تا دو انچ موٹی تہہ بچھادیں تو تقریباً 70 تا 80 فیصد تک جڑی بوٹیوں

کوکنٹرول کیا جاسکتا ہے۔اس طریقہ سے کھیت کی زرخیزی میں بھی اضافہ کیا جاسکتا ہے اور زہر کے استعمال سے بھی بچا جاسکتا ہے۔

کیمیائی انسداد

چوڑے پتے والی اور گھاس نما دونوں اقسام کی جڑی بوٹیوں کے انسداد کے لئے ایس میٹولا کلور بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ اور پینڈی میتھالین بحساب 500 ملی لٹر فی ایکڑ بوائی کے پانی کے بعد دوسرے دن 100 لٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

آبپاشی

لہسن کی کاشت خشک زمین میں کریں اور کاشت کے فوراً بعد آبپاشی کردیں۔ بعدازاں آبپاشی ہفتہ وار جبکہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں چودہ دن کے وقفہ سے کریں۔ جب فصل تیار ہونے کے قریب ہو تو حسب ضرورت پانی لگائیں۔ بارش کے پانی کے نکاس کا بندوبست بہت ضروری ہے کیونکہ یہ فصل پانی برداشت نہیں کرسکتی اور گنڈھیوں کے گل جانے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔

برداشت اور سٹوریج

لہسن کی فصل کو عام طور پر اپریل میں برداشت کیا جاتا ہے تاہم این اے آر سی جی-1 قسم مئی کے مہینہ میں برداشت ہوتی ہے۔ جب پتے خشک اور بھورے رنگ کے ہو رہے ہوں تو سمجھیں کہ فصل تیار ہے اور آبپاشی بند کردیں۔ لہسن کی برداشت وتر آنے پر کھرپوں کی مدد سے کریں۔ لہسن کو خشک کرنے کے لیے کسی سایہ دار جگہ یا ہوادار کمرے میں سات آٹھ دن کے لیے یکساں طور پر پھیلا دیں۔ جب اوپر سے چھلکے آسانی سے علیحدہ ہونے لگیں تو گٹھیوں کو ڈنڈیوں سمیت باندھ کر خشک اور ہوادار جگہ پر سٹور کرلیں۔ اس طرح لہسن لمبے عرصے تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

کلونجی کی منافع بخش کاشت

ڈاکٹر صبا اقبال، محمد اقبال، ڈاکٹر نوید اختر، محمد ارشد، ارباب جہانگیر

کلونجی ایک قیمتی دوائی اور غذائی پودا ہے جو مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے صدیوں سے استعمال ہو رہا ہے یہ مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے، خون میں شکر اور کولیسٹرول کی سطح کو کنٹرول کرنے اور دل کی بیماریوں، کینسر اور جلدی مسائل کے علاج میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ معدے کے مسائل جیسے بد ہضمی کے لیے مفید ہونے کے ساتھ ساتھ، یہ بالوں کی صحت بہتر بنانے اور ذہنی دباؤ کو کم کرنے میں بھی موثر ہے۔ اسلامی تعلیمات میں کلونجی کو ہر بیماری (سوائے موت) کا علاج قرار دیا گیا ہے جس سے اس کی مذہبی اور طبی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

کلونجی کی کاشت کے موزوں علاقے

کلونجی کی کاشت کے لیے وہ علاقے موزوں ہیں جہاں آب و ہوا معتدل ہو اور زمین زرخیز ہو۔ کلونجی کی کاشت کے لیے جنوبی پنجاب (بہاولپور، رحیم یار خان، ملتان، خانیوال)، وسطی پنجاب (فیصل آباد، جھنگ، سرگودھا) اور بالائی پنجاب کے علاقے (راولپنڈی، اٹک) موزوں ہیں۔

زمین کی تیاری

کلونجی کی کاشت کے لیے زمین کی تیاری میں دو مرتبہ ہل اور ایک بار روٹاویٹر چلا کر لیزر لیولر کی مدد سے کھیت کو ہموار کریں، اس کے بعد ایک مرتبہ ہل چلا کر رجر کی مدد سے کھیلیاں بنا دیں۔

طریقہ کاشت

کلونجی کی کاشت پٹڑیوں پر زیادہ موزوں ہے 45 سینٹی میٹر کے فاصلے پر پٹڑیاں بنائیں۔ بیج ان لائنوں میں ڈالیں اور پھر بیج کو ہلکی مٹی کی تہہ سے ڈھانپ دیں۔

شرح بیج: اڑھائی کلوگرام بیج فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔

وقت کاشت

کلونجی کی کاشت کے لیے بہترین وقت اکتوبر کے آخری ہفتے سے نومبر کے پہلے ہفتے تک ہے دیر سے بوئی ہوئی فصل کمزور رہتی ہے اور پیداوار کم ہوتی ہے۔

آبپاشی

کلونجی کی کاشت میں آبپاشی کا مناسب انتظام ضروری ہے پہلی آبپاشی بوائی کے فوراً بعد کی جاتی ہے تاکہ بیج کا اگاؤ بہتر ہو اس کے بعد فصل کی ضرورت کے مطابق 15 سے 20 دن کے وقفے سے پانی دیا جاتا ہے۔ پھول آنے اور بیج پکنے کے دوران خاص طور پر پانی کا خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس وقت پانی کی کمی سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ تاہم کٹائی سے دو ہفتے قبل پانی بند کر دینا چاہیے تاکہ بیج اچھی طرح خشک ہو جائے۔

کھادوں کا استعمال

کلونجی کی بہتر پیداوار لینے کے لیے کھاد کا مناسب استعمال ضروری ہے۔ کلونجی کو 55 کلوگرام فی ایکڑ نائٹروجن اور 25 کلوگرام فی ایکڑ فاسفورس کی ضرورت ہوتی ہے۔ فاسفورس کھاد کی تمام مقدار بوائی کے وقت ڈالیں جب کہ نائٹروجن کھاد کا استعمال تین برابر اقسام میں کریں پہلی قسط بوائی کے وقت، دوسری قسط تب ڈالیں جب پودا بڑھوتری کرنا شروع کر لے یعنی کہ شاخیں نکالنا شروع کرے جبکہ تیسری قسط پھول آنے پر ڈالیں۔

جڑی بوٹیوں کا کنٹرول

جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے ہاتھ سے جڑی بوٹیوں کی صفائی فصل کے اگاؤ کے 30 سے 45 دن کے اندر مکمل کریں کیونکہ یہ دورانیہ جڑی بوٹیوں کے مقابلے کا نازک وقت ہوتا ہے اور اگر اس دوران جڑی بوٹیوں کو کنٹرول نہ کیا گیا تو پیداوار میں نمایاں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

برداشت

کلونجی کی کٹائی کا وقت پھول آنے کے بعد 90 سے 100 دن ہوتا ہے یعنی وسط اپریل تک یہ فصل کٹائی کے لیے تیار ہوتی ہے جب پودے کے پتوں کا رنگ پیلا ہونا شروع ہو جائے اور بیج خشک ہو جائیں۔ کٹائی کے بعد پودوں کو چار سے پانچ دن دھوپ میں خشک کرنا ضروری ہے تاکہ ان کی نمی کم ہو سکے جب پودے اچھی طرح خشک ہو جائیں تو تھریشر کی مدد سے بیج علیحدہ کر کے ذخیرہ کر لیں۔

گل اشرفی

محمد سلیم اختر خان، عبدالسلام خان

Calendula لفظ Calende سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے مہینے کے سارے دن۔ اس کا آبائی وطن یورپ اور مشرق وسطیٰ ہے۔ یہ پھول سب سے پرانے پھولوں میں سے ایک ہے۔ مغربی مما لک میں یہ Pot Marigold کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ سخت جان اور سالانہ پودا ہے۔ پودے کی اونچائی 60-30 سم ہوتی ہے۔ پتے 3-8 سم لمبے ہوتے ہیں۔ پھول پیلے اور گہرے نارنجی رنگ کے ہوتے ہیں جو کہ رات کے وقت بند ہو جاتے ہیں۔ پھول اکہرے اور دوہرے ہوتے ہیں۔ درجہ حرارت کی زیادتی کی وجہ سے دوہرے پھول والی قسم پھول دینا شروع کر دیتی ہے۔ پھول کی عمر ختم ہونے کے فوراً بعد اس کو توڑ دینا چاہیے کیونکہ اگر بیج کو پکنے کا موقع دیا جائے تو پودے پر پھول یا تو اکہرے اور چھوٹے لگتے ہیں یا پھر پھول نہیں لگتے۔

اقسام

اکہری اقسام: Orange King، Radio، Lemon Queen

دوہری قسم:

گل اشرفی کے ڈبل پھولوں میں ایک ہی ورائٹی ہے جسے New Art Shade کہتے ہیں۔

افزائش

گل اشرفی کی افزائش بیج سے کی جاتی ہے جو کہ ستمبر تا اکتوبر میں بویا جاتا ہے۔ بیج درمیانے سائز کا ہوتا ہے اور تقریباً دس دن میں اگ آتا ہے۔ اس کے لئے موزوں ترین درجہ حرارت 21 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ دو ہفتے کے بعد پنیری کو منتقل کیا جاتا ہے۔ پودے کی ٹوک بھی کی جاتی ہے۔ پودا تقریباً ہر قسم کی زمین کے لئے موزوں ہے۔ عام طور پر یہ سرد موسم کا پودا ہے۔ بہت زیادہ درجہ حرارت پر پودا پھول دینا بند کر دیتا ہے۔ مرجھائے ہوئے پھولوں کو پودے سے الگ کرتے رہنے سے ایک تو پودے کی خوبصورتی برقرار رہتی ہے اور دوسرے اس پر لگاتار پھول بھی کھلتے رہتے ہیں۔ گل اشرفی تراشیدہ پھول کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی گلدان میں عمر 3 تا 4 دن تک ہے۔ گلدان میں پھول کی عمر بڑھانے کے لئے آدھ کھلی ہوئی کلی کو توڑا جاتا ہے۔ یہ Rockery Plant اور Pot Plant کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کیاریوں میں بھی لگایا جاتا ہے۔ پودے پر سفید مکھی اور تیلہ کا حملہ ہوتا ہے جو پودے کو بدنما بنا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ پھپھوندی کا حملہ بھی ہوتا ہے۔ کیڑے کے حملہ کی صورت میں کیڑے مار دوا استعمال کریں جبکہ پھپھوندی کے حملے کی صورت میں کوئی مناسب پھپھوندی کش دوا استعمال کریں۔

برسیم کی کاشت

احمد حسین، شعیب انور، عبدالجبار

برسیم سردیوں کا ایک مقوی چارہ ہے۔ زیادہ کٹائیوں اوراعلیٰ غذائی خصوصیات کی وجہ سے اس کو چارہ جات کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ بڑے شہروں کے نزدیک اس کو بطور نقد آور فصل کاشت کیا جاتا ہے۔ دودھیل جانوروں کو برسیم کا چارہ کھلانے سے دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ برسیم کاشت کرنے سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بروقت محکمانہ سفارشات اور دیگر زرعی عوامل کو بروئے کار لا کر اس سے 1300 من فی ایکڑ تک چارہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں لحمیات کیلشیم اور حیاتین وافر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اسے جئی کے ساتھ ملا کر بھی کاشت کیا جاتا ہے۔

آب وہوا

برسیم کی کامیاب کاشت اور بہتر اگاؤ کے لیے معتدل آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی حد تک گرم آب وہوا میں بھی اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ پنجاب کے تمام آبپاش علاقوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔

زمین اوراس کی تیاری

یہ فصل بھاری میرا قسم کی زمینوں میں سب سے زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ اگر آبپاشی کی سہولت موجود ہو تو یہ درمیانے درجے کی کلراٹھی زمین پر بھی کاشت کی جا سکتی ہے زمین کو تین چار دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر اچھی طرح بھربھرا کر لیں۔ برسیم کی فصل کے کاشت کرنے کے لیے زمین کا ہموار ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔

شرح بیج

6 تا 8 کلوگرام صاف ستھرا معیاری اور جڑی بوٹیوں سے پاک بیج استعمال کریں۔

وقت اور طریقہ کاشت

کاشت کا بہترین وقت شروع اکتوبر ہے تاہم کاشتکار اس کی کاشت وسط دسمبر تک جاری رکھتے ہیں شام کے وقت کاشت کرنے سے برسیم کی فصل کا اگاؤ بہتر ہوتا ہے۔

کھادیں

درمیانی زمین میں 3 تا 4 ٹرالی گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ بوائی سے ایک ماہ کھیت میں یکساں بکھیر دیں چارہ کے لیے ڈیڑھ بوری ڈی اے پی اور بیج کے لیے ڈیڑھ بوری ڈی اے پی اور ایک بوری پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں۔

آبپاشی

برسیم کو پہلا پانی جلدی یعنی بوائی سے ایک ہفتہ کے اندر ضرور دینا چاہیے کیونکہ اس وقت پودے بہت نازک ہوتے ہیں اور درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے پودوں کے جھلسنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد حسب ضرورت آبپاشی کریں۔ شدید کورے کے دنوں میں ہر ہفتے ہلکا پانی لگانا بہت مفید ہوتا ہے۔

برسیم کا ٹیکہ

اگر کسی کھیت میں برسیم کی کاشت پہلی بار کی جا رہی ہو تو پانچ من برسیم کے جراثیم سے آلودہ مٹی سابقہ برسیم والے کھیت سے لا کر ڈالنی چاہیے یا شعبہ بیکٹیریالوجی ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد سے برسیم کا ٹیکہ حاصل کر کے زمین میں ڈالیں اس سے پیداواری نتائج حوصلہ افزا ہوتے ہیں۔

مخلوط کاشت

برسیم کے ساتھ جئی ملا کر کاشت کرنے سے چارے کی غذائیت اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوجاتا ہے علاوہ ازیں فصل میں جڑ کی سڑن کا حملہ بھی بہت کم ہوتا ہے اور پہلی کٹائی پر چارے کی بھرپور پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ جئی کے ساتھ مخلوط کاشت کی صورت میں تیار کھیت میں جئی کا بیج بحساب 16 کلوگرام فی ایکڑ بکھیر کر سہاگہ دے دیں اور بعد میں کیارے بنا کر برسیم کا چھٹہ بحساب 6 کلوگرام فی ایکڑ دے دینا چاہیے۔

بیماریاں

برسیم کی فصل جڑ کے گلاؤ والی بیماری کا شکار ہوسکتی ہے۔ یہ بیماری فروری کے وسط میں کم درجہ حرارت اور زیادہ نمی یعنی کہ 80-75 فیصد کی وجہ سے ہوسکتی ہے اس کے تدارک کے لیے برسیم کی فصل کو مکمل کاٹ لینے کے بعد ٹاپسن ۔ ایم 400 گرام فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کریں اور 25 دنوں کے بعد چارہ جانوروں کو دیں۔

پیداوار

اگر فصل کو شروع اکتوبر میں کاشت کیا جائے، موسمی حالات سازگار رہیں۔ زرعی عوامل اور محکمانہ سفارشات پر پورا پورا عمل کیا جائے تو اوسط پیداوار 1000 من فی ایکڑ تک لی جاسکتی ہے۔

اقسام

- برسیم اگیتی
- برسیم پچھیتی
- پنجاب برسیم
- انمول
- سپرلیٹ فصل آباد
- لائل پور لیٹ برسیم

برسیم کی اقسام اگیتی برسیم اور پچھیتی برسیم ہیں اگیتی برسیم اگیتی چارہ فراہم کرتی ہے اور پچھیتی برسیم سے گندم کی کٹائی اور گہائی کے دوران جب چارے کی قلت کا سامنا ہوتا ہے ایک اضافی کٹائی حاصل ہوتی ہے۔

برسیم کی فصل کو بیج کے لیے چھوڑنا

بیج کے لیے برسیم کی آخری کٹائی مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں کرلینی چاہیے۔ اپریل کے وسط میں بیج والی برسیم پر ایما میکٹن، لیوفیوران 200 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے استعمال کر کے لشکری سنڈی سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ اپریل کے آخر میں امریکن سنڈی سے بچنے کے لیے کوراجن یا بیلٹ 60-50 ملی لٹر فی ایکڑ کے حساب سے سپرے کرنا چاہیے۔

برسیم کی فصل کو بیج کے لیے چھوڑنا

بیج کے لیے فصل کو مارچ کے آخر یا اپریل کے پہلے ہفتے میں چھوڑ دینا چاہیے تاکہ اس سے بیج کی خاطر خواہ پیداوار لی جاسکے۔ سازگار موسمی حالات میں بیج کی اوسط پیداوار 5 تا 10 من فی ایکڑ تک ممکن ہے۔

بیج والی فصل کی کٹائی اور گہائی

جب فصل پک کر تیار ہوجائے تو کٹائی میں ہرگز دیر نہ کریں۔ برسیم کی فصل کو علی الصبح کاٹا جائے تاکہ بیج والی ڈوڈی ٹوٹ کر زمین پر نہ گرے اور بیج کا نقصان نہ ہو۔ کٹائی کے وقت ہی برسیم کو چھوٹے چھوٹے بنڈلوں میں باندھ کر آٹھ دس بنڈلوں کو ایک بڑا بنڈل بنالیا جائے برسیم کی فصل چونکہ ہلکی ہوتی ہے اس لیے آندھی اور طوفان میں اڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگر برسیم کی فصل زیادہ رقبہ پر کاشت کی گئی ہو تو بہتر ہے کہ کٹائی کمبائن ہارویسٹر سے کرائی جائے۔

سٹوریج

برسیم کے بیج کی اچھی طرح صفائی کر کے پٹ سن کی بوریوں میں سٹور کریں۔ پلاسٹک کے تھیلوں میں بیج کو ہرگز سٹور نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان میں ہوا اور روشنی وغیرہ کا گزر نہیں ہوتا ہے۔

یکم تا 15 ستمبر 2025

زرعی سفارشات

زرعی سفارشات

عبدالحمید - ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

کپاس

❖ مون سون بارشوں کے بعد کپاس کی دیکھ بھال

مون سون بارشوں کے نتیجے میں جڑی بوٹیوں کی کثرت ہو جاتی ہے لہٰذا فوری تلفی کو یقینی بنائیں۔ کپاس میں موجود اضافی پانی کے فوری نکاس کا انتظام کریں تاکہ مرجھاؤ (wilting) سے فصل بچ جائے۔ بارشوں کے بعد ضرورت کے مطابق پودے کو نائٹروجن اور دوسرے غذائی عناصر فوری طور پر مہیا کریں تاکہ فصل کی پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے۔ بارشوں کے بعد اگر فصل زیادہ بڑھوتری کی طرف مائل ہو تو میپی کوات کلورائیڈ بحساب 80 تا 100 ملی لٹر فی ایکڑ سپرے کریں

نقصان دہ کیڑوں کا مربوط انسداد

• کپاس کی سفید مکھی (Whitefly)

کپاس کے کھیتوں اور اسکے اردگرد جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں۔ نائٹروجنی کھادوں کا استعمال فصل کی ضرورت کے مطابق کریں۔ فصل کو پانی کی کمی یا زیادتی سے بچائیں اور فصل کی ضرورت اور موسمی حالات کے مطابق آبپاشی کریں۔ ہفتے میں 2 مرتبہ پیسٹ سکاؤٹنگ کریں جبکہ زہر پاشی کیڑوں کی معاشی نقصان کی حد پر ہی کریں۔ متبادل میزبان فصلات مثلاً بینگن، کھیرا، کدو، مرچ، بھنڈی اور تل وغیرہ پر باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں اور ان فصلات پر بھی سفید مکھی کا بروقت تدارک کیا جا سکے۔ سفارش کردہ زرعی زہروں کا استعمال مناسب وقت، مقدار اور سپرے کے مروجہ طریقہ سے کریں۔ ایک ہی کیمسٹری کی زرعی زہروں کے بار بار استعمال سے گریز کریں۔ سپرے کی مناسب کوریج کو یقینی بنائیں (ترجیحاً پاور اسپریئر کا استعمال کریں)۔ سپرے کے لیے اچھی کوالٹی کی ہولوکون نوزل کا استعمال کریں۔ زرعی زہروں کا سپرے ترجیحاً شام کے وقت کریں۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں۔

• چست تیلہ (Jassid)

بارشوں کے بعد ہوا میں نمی کا تناسب بڑھ جاتا ہے جس سے سبز تیلہ کے حملہ کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے لہٰذا فصل کی باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ سبز تیلہ کی تعداد اگر ایک فی پتا یا اس سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے مناسب زہروں کا سپرے کریں۔ ایک ہی کیمسٹری کی زرعی زہروں کے بار بار استعمال سے گریز کریں۔ دوست کیڑوں کے تحفظ کے لیے محفوظ کیمسٹری کی زرعی زہروں کا انتخاب کریں۔ سپرے سے پہلے سپرے مشین کی جانچ پڑتال مکمل کریں اور ہالوکون نوزل استعمال کریں۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں

• کپاس کی ملی بگ (Mealy Bug)

ملی بگ کے حملے کا بروقت پتہ لگانے کے لئے ہفتے میں باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ ملی بگ کے کھیت اور کھالوں کے اردگرد جڑی بوٹیوں خاص طور پر اِٹ سٹ، کنگی بوٹی،

ہزار دانی اور اکسن وغیرہ کو تلف کریں۔ فصل کو پانی کی کمی سے بچائیں اور متاثرہ فصل سے صحت مند فصل میں ورکرز کے مسلسل داخلے سے گریز کریں۔ حملہ شدہ پودوں پر سفارش کردہ زرعی زہروں کا سپرے متاثرہ ٹکڑیوں/فصل پر کریں۔ متاثرہ ٹکڑیوں کی نشاندہی کریں تا کہ ان ٹکڑیوں پر مسلسل دو سپرے کیے جاسکیں۔ سپرے مکسچر میں سرفیکٹنٹس کا استعمال ملی بگ کے خلاف کیمیائی کنٹرول کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں

- **گلابی سنڈی (Pink Bollworm)**

گلابی سنڈی کے حملے کا بروقت پتہ لگانے کے لئے ہفتے میں دو بار کپاس کی فصل کی پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ مانیٹرنگ کے لئے گلابی سنڈی کے جنسی پھندے 1 تا 2 فی ایکڑ اور کنٹرول کے لئے 9 تا 12 پھندے فی ایکڑ لگائیں اور ہر 15 دن کے وقفے سے فیرومون کیپسول کو تبدیل کریں یا لمبے عرصے والے فیرومون استعمال کریں۔ اگر حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو محکمہ زراعت (توسیع) یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زرعی زہریں استعمال کریں

- **کپاس کا پتہ مروڑ وائرس (CLCuV)**

اس بیماری کی وجہ سے پتوں کی رگیں پھول جاتی ہے، پتے عام طور پر اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف مڑ جاتے ہیں اور شدید حملہ کی صورت میں نچلی سطح پر چھوٹے پتے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس سال کپاس کی فصل پر وائرس کے اثرات زیادہ مشاہدہ میں آرہے ہیں۔ باغات، کھالوں اور وٹوں پر اگی ہوئی جڑی بوٹیاں تلف کریں۔ پتہ مروڑ وائرس سفید مکھی کے ذریعے بہت جلد پھیلتا ہے لہذا اس کے انسداد کے لیے مختلف کیڑے مار زہروں کے ساتھ ساتھ حیاتیاتی انسداد کو بھی زیادہ سے زیادہ بروئے کار لائے اور فصل کے دوست کیڑوں کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ صحت مند فصل ہی بیماری کا بہتر مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس لیے کپاس کی قسم کے مطابق سفارش کردہ پیداواری ٹیکنالوجی مثلاً وقت کاشت، آبپاشی، تحفظ نباتات پر عمل کیا جائے۔ زنک سلفیٹ (33 فیصد) 250 گرام، بوریکس 250 گرام اور میگنیشیم سلفیٹ 300 گرام 100 لٹر پانی میں حل کر کے بوائی کے بعد بالترتیب 75،60 اور 90 دن کے وقفہ سے تین سپرے کریں۔

- **کپاس کی چنائی کے لیے سفارشات**

فصل پر شبنم خشک ہو جانے کے بعد چنائی کی جائے اور شام 4 بجے چنائی بند کر دینی چاہیے۔ چنائی ہمیشہ پودے کے نچلے حصے سے مکمل کھلے ہوئے ٹینڈوں سے شروع کریں اور بتدریج اوپر کو چنائی کرتے جائے تا کہ پودے کے سوکھے پتے چنی ہوئی کپاس (پھٹی) میں شامل نہ ہوں۔ کپاس کی چنائی میں استعمال ہونے والا کپڑہ (جھولی) سوتی ہونا چاہیے۔ چنی ہوئی کپاس کو کھیت میں گیلی اور نمدار جگہ پر نہ رکھا جائے بلکہ خشک جگہ پر سوتی کپڑہ بچھا کر اس پر رکھا جائے تا کہ پھٹی آلودگی سے محفوظ رہے۔ چنائی کرنے والیوں کو چاہیے کہ اپنے سر کو اچھی طرح ڈھانپ کر چنائی کریں تا کہ اس میں بال وغیرہ نہ مل سکیں اور روئی کی کوالٹی متاثر نہ ہو۔

دھان

❖ کیڑوں اور بیماریوں کے متعلق سفارشات

- **پتہ لپیٹ سنڈی (Leaf Roller)**

دھان کی پتہ لپیٹ سنڈی پتوں کو لپیٹ کر اندر سے کھاتی ہے، جس سے پتوں کا خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے اور پودے کی نشوونما اور پیداوار میں نمایاں کمی آتی ہے۔ کیڑے کے حملے کو

بروقت کنٹرول کرنے کے لیے درج ذیل اقدامات از حد ضروری ہیں۔ ہفتہ وار بنیاد پر دھان کی فصل کی باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ مانیٹرنگ اور کنٹرول کے لیے روشنی والے پھندوں کا استعمال کریں۔ کھیت سے تمام جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ نائٹروجنی کھادوں کا حد سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ مفید کیڑوں جیسے مکڑیاں، پیراسائٹک وسپس اور ڈریگن فلائیز وغیرہ کی افزائش کی حوصلہ افزائی کریں۔ کیڑے کا حملہ معاشی نقصان کی حد سے زیادہ ہونے کی صورت میں مقامی محکمہ زراعت (توسیع) یا زرعی ماہر کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر کا انتخاب کریں۔

- **تنے کی سنڈیاں (Stem Borer)**

دھان کی فصل خصوصاً باسمتی اقسام پر تنے کی سنڈیوں کا حملہ زیادہ ہوتا ہے زرد اور سفید سنڈیاں زیادہ نقصان پہنچاتی ہے جبکہ گلابی سنڈی کم نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ سنڈیاں تنے کو اندر سے کھاتی رہتی ہیں جس سے تنے کی کونپل سوکھ جاتی ہے جسے سوک یا ڈیڈ ہارٹ کہتے ہے۔ تنے کی سنڈیوں کا حملہ اگر سٹے بنتے وقت ہو تو حملہ شدہ تنوں کے سٹے سفید ہو جاتے ہے جنہیں وائٹ ہیڈ کہتے ہے اور ان سٹوں میں دانے نہیں بنتے ہیں۔ تنے کی سنڈیوں کے حملہ کی صورت میں نقصان کی معاشی حد یعنی سوک کی شرح پانچ فیصد ہو جائے تو مقامی محکمہ زراعت (توسیع) یا زرعی ماہر کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر کا انتخاب کریں۔

- **دھان کا تیلہ**

یہ پودے کے نچلے حصہ یعنی تنے سے رس چوستا ہے۔ جب نیچے سے فصل سوکھ جائے تب اوپر پتوں اور مونجروں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اس کا حملہ عام طور پر ٹکڑیوں کی شکل میں شروع ہوتا ہے۔ متاثرہ پتے پیلے اور پھر بھورے ہو جاتے ہے۔ شدید حملہ کی صورت میں پودے سوکھ کر سیاہ رنگ کے ہو جاتے ہے اور جھلسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں حملے کی اس نوعیت کو ہاپر برن یا تیلے کا جھلساو کہتے ہے۔ سفید پشتی تیلے یا بھورے تیلے کے حملہ کا پتہ لگانے اور کنٹرول کرنے کے لئے پیلے چپکنے والے پھندے لگائیں۔ روشنی کے پھندے ان کیڑوں کے پروانوں کو تلف کرنے کا موثر طریقہ ہے۔ رات کو روشنی کے پھندے لگائیں۔ کیمیائی انسداد کے لیے سفارش کردہ زہر وقفہ قبل از برداشت کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال کریں۔

- **بھبکا یا بلاسٹ (Blast)**

بھبکا یا بلاسٹ کا حملہ پتوں، گانٹھوں، مونجر کی گردن اور مونجر پر ہوتا ہے۔ پتوں پر آنکھ کی شکل جیسے نشان بن جاتے ہیں جو سازگار حالات میں بڑے ہو کر آپس میں مل جاتے ہے اور پتے کے بڑے حصے کو خشک کر دیتے ہے۔ مونجر کی گردن پر یا مونجروں پر حملہ کی صورت میں اس کے گرد سیاہی مائل نشانات ایک ہالہ بنا لیتے ہیں جس سے خوراک دانوں میں نہیں پہنچ سکتی اور دانے پورے نہیں بھر پاتے۔ تدارک کے لیے بیماری کی علامات ظاہر ہونے پر سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر کا سپرے کریں۔

- **پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Bacterial Leaf Blight)**

یہ بیماری فصل کی پیداوار میں شدید کمی کا باعث بنتی ہے۔ اس بیماری میں پتوں پر زرد دھبے بننا شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پتے مرجھانے لگتے ہیں اور خشک ہو کر نیچے کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اس بیماری پر مؤثر قابو پانے کے لیے درج ذیل اقدامات از حد ضروری ہیں:

فصل میں کھادوں کے متوازن استعمال کو یقینی بنایا جائے تا کہ بیماری کے امکانات کم ہوں۔

کسانوں کو آگاہی دینے کے لیے تربیتی سیشنز کا انعقاد کیا جائے، تاکہ وہ اس بیماری سے بچاؤ اور کنٹرول کی مؤثر حکمتِ عملی سے آگاہ ہو سکیں۔ مقامی محکمہ زراعت (توسیع) یا زرعی ماہر کے مشورہ سے سفارش کردہ زہر کا انتخاب کریں۔

- **بکائنی (Foot Rot)**

بکائنی سے متاثرہ پودے صحت مند پودوں کی نسبت قد میں لمبے، قد میں باریک اور پیلے رنگ میں ہوتے ہیں۔ شدید متاثرہ پودے کے پتے نیچے سے شروع ہوکر اوپر تک سوکھ جاتے ہیں اور پودا مر جاتا ہے۔ بکائنی سے متاثرہ پودا اُکھاڑ کر تلف کر دیں۔ بیماری والے کھیت کا پانی دوسرے کھیتوں میں نا جانے دیں۔

❖ فصل کی برداشت

جب مونجر کے اوپر والے دانے پک چکے ہوں اور نچلے دو تا تین دانے ہرے ہو لیکن بھر چکے ہوں اور دانے میں نمی کا تناسب تقریباً 20 تا 22 فیصد ہو تو دھان کی کٹائی کریں۔ اگر فصل کی برداشت مشین کے ساتھ کرنی ہو تو اس کے لئے ترجیحاً رائس ہارویسٹر (کبوٹا ٹائپ) مشین استعمال کریں۔ اگر رائس ہارویسٹر میسر نہ ہو تو کمبائن ہارویسٹر استعمال کرتے وقت اس میں ضروری ایڈجسٹمنٹ تاکہ برداشت کے دوران دانے نہ ٹوٹیں اور پیداوار اور معیار میں کمی نہ آئے۔ فصل کی کٹائی شبنم ختم ہونے پر شروع کریں۔ کٹائی کے دوران کمبائن ہارویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں۔ فصل کی برداشت کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مختلف اقسام کی جنس ایک دوسری میں مکس نہ ہو۔ ایک قسم کی برداشت کے بعد کمبائن ہارویسٹر کو اچھی طرح صاف کر لیں۔

❖ جنس کو سکھانا اور ایفلا ٹاکسن (AFLATOXIN) سے بچاو

برداشت کے بعد مونجی کو ڈھیر کی صورت میں رکھنے سے اس میں ایفلا ٹاکسن یعنی اُلی لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے جنس کا معیار خراب ہوجاتا ہے اور چاول کی قیمت اور معیار دونوں میں کمی آجاتی ہے۔ لہٰذا مونجی کو بڑے ڈھیروں میں نہ رکھیں کیونکہ اس طرح یہ اندر سے گرم یعنی (Heat up) ہو کر خراب ہوجاتی ہے اور اس میں ایفلا ٹاکسن یعنی اُلی لگ جاتی ہے۔ اس لئے جنس کو اچھی طرح سکھائیں اور سٹور کرتے وقت اس میں نمی کا تناسب 12 تا 13 فیصد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

❖ فصل کی باقیات کو آگ لگانے کی سخت ممانعت

حکومت نے فصل کی باقیات کو جلانے پر سخت پابندی لگا رکھی ہے انہیں ہرگز نہ جلائیں کیونکہ اس سے زمین میں موجود نامیاتی مادہ اور فائدہ مند جاندار جل جاتے ہیں آگ سے اٹھنے والا دھواں فضائی آلودگی میں اضافے اور سموگ کا موجب بنتا ہے اور قریبی شاہراہوں پر گزرنے والی ٹریفک کے لئے جان لیوا حادثات کا سبب بنتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف سخت کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

امرود

- پھل کی برداشت کا عمل جاری رکھیں
- نئے لگائے گئے پودوں کو پانی کی کمی نہ آنے دیں
- اگر گوبر اور غیر نامیاتی کھادیں اگست میں نہ ڈالی گئی ہوں تو ستمبر میں ڈال دیں
- سبز کھادوں مثلاً گوارہ، جنتر کو روٹاویٹ کریں۔ آدھی بوری یوریا فی ایکڑ چھٹہ دے کر پانی لگائیں تاکہ گلنے سڑنے کا عمل جلد مکمل ہو سکے
- موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں
- پھل کی مکھی کے تدارک کے لیے امرود کے باغات میں جنسی پھندے لگائیں اور لگائے گئے پھندوں کو تازہ کرتے رہیں
- گرا ہوا پھل فوری طور پر تلف کریں

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں

خوشخبری

آئندہ گندم کی کاشت اور پیداورمیں
اضافہ کے لیے وزیراعلی پنجاب کی
جانب سے کاشتکاروں کے لیے
پرکشش امدادی پیکج جلد آ رہا ہے
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

اہم اطلاع

ایسے کاشتکار جنہوں نے وزیراعلیٰ پنجاب ہائی ٹیک
گرین ٹریکٹرز پروگرام کے لیے درخواست دی ہے اور
وہ اپنی درخواست میں کسی قسم کی درستگی یا تبدیلی کرنا
چاہتے ہیں تو ⬆️ دیئے گئے پورٹل پر وزٹ کریں۔

فلڈ الرٹ

کپاس کے جن علاقوں میں سیلاب کا الرٹ جاری کیا گیا
ہے وہاں کپاس کی چنائی فوراً کرلیں
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

اہم اطلاع

محکمہ زراعت پنجاب کی ہیلپ لائن 080017000
کاشتکاروں کی رہنمائی کے لئے پورا ہفتہ صبح 8 بجے سے رات
8 بجے تک خدمات فراہم کرے گی

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب --- سونا اگلتا پنجاب
پنجاب کے کاشتکاروں کے لیے
پائیدار زرعی ترقی کا منفرد منصوبہ
CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ
کسان خوشحال
پنجاب خوشحال
Punjab Resilient & Inclusive
Agriculture Transformation Project (PRIAT) 2022-27
جس کے تحت مالی سال 26-2025 کے دوران
آبپاش کھالاجات کی اصلاح وپختگی اور مدت معیاد پوری کرنے والے کھالاجات کی تعمیر نو
جدید نظام آبپاشی (ڈرپ/ سپرنکلر) کی تنصیب
غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح
پانی ذخیرہ کرنے کے لیے تالابوں کی تعمیر
جدید نظام آبپاشی (ڈرپ/ سپرنکلر) چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب
پھل سبزی کے کاشتکاروں کی پیداواری ٹیکنالوجی پر تربیت، کاشت سے برداشت اور ویلیو ایڈیشن کے لیے جدید مشینری کی سبسڈی پر فراہمی
مزید معلومات اور رہنمائی کے لیے
محکمہ زراعت پنجاب کی ویب سائٹ
www.agripunjab.gov.pk
وزٹ کریں
مالی سال 26-2025 کے دوران ان سہولیات سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے خواہشمند کاشتکار
متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی) کے دفاتر سے رابطہ کریں
ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) 0800-17000 صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک کال کریں
SCAN FOR WEBSITE
SCAN FOR FACEBOOK
محکمہ زراعت، حکومت پنجاب
SPL-1530

مریم نواز کا خواب --- سونا اُگلتا پنجاب

کسان خوشحال پنجاب خوشحال

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کا

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

پوٹھوہار کے لیے زرعی ٹرانسفارمیشن پلان کے تحت

100 منی ڈیمز کی تعمیر، 1000 ایکڑ رقبہ کی آبپاشی کے لئے ہمواری و اصلاح بذریعہ بلڈوز

منی ڈیم کی تعمیر اور آبپاشی کے قابل رقبہ کی ہمواری اور اصلاح کے لئے سکیم کی کل لاگت کا 70% بطور مالی امداد فراہم کی جائے گی۔

مخصوص اضلاع:

● راولپنڈی ● مری ● اٹک ● جہلم ● چکوال ● تلہ گنگ کی دیہی یونین کونسلز کے کاشتکاران ہی متعلقہ سہولت/ اسکیم کے لئے درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

نمبر شمار	نام تعمیری کام برائے سہولت	شرائط	زیادہ سے زیادہ امدادی رقم
1۔	منی ڈیم	منی ڈیم کے لئے کاشتکار / کمیونٹی کا ملکیتی رقبہ کم از کم (25) ایکڑ ہونا چاہیئے۔	17,50,000.00 روپے
2۔	زمین کی ہمواری	زمین کی ہمواری اور اصلاح کے لیے کاشتکار/کمیونٹی کا ملکیتی رقبہ کم از کم 25 ایکڑ ہو اور پانی کے ذخیرہ کے قریب واقع ہو	77,000.00 روپے فی ایکڑ (زیادہ سے زیادہ 5 ایکڑ)

- درخواست فارم متعلقہ اضلاع کے ڈائریکٹر/ ڈپٹی ڈائریکٹر تحفظ اراضیات، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (زرعی انجینئرنگ) کے دفاتر سے مفت حاصل یا محکمہ زراعت پنجاب کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کیے جاسکتے ہیں۔
- منی ڈیم کی سبسڈی کے حصول کیلئے درخواست فارم کے ہمراہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی نقل اور زمین کی فرد ملکیت متعلقہ دفاتر میں جمع کرائی جاسکتی ہیں۔
- زمین کی ہمواری اور اصلاح کے لئے درخواستیں دوران مالی سال (26-2025) متعلقہ دفتر زرعی انجینئرنگ / زرعی انجینئرنگ تحفظ اراضیات کے دفاتر میں جمع کرائیں۔
- درخواست دہندگان زیادہ ہونے کی صورت میں الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی کی جائے گی۔ تاہم ورک آرڈر جگہ کی موزونیت جانچنے کے بعد ہی جاری کیا جائے گا۔ منظور شدہ سہولت/اسکیم کی تعمیر و تنصیب و ہمواری کے لئے مختص زمین کسی بھی قانونی وراثتی تنازعہ سے مستثنیٰ ہو۔
- منظور شدہ سہولت/اسکیم کے الاٹی ورک آرڈر جاری ہونے کے پندرہ ایام کے اندر کام شروع کرنے اور مقررہ وقت میں مکمل کرنے کے پابند ہوں گے۔

نوٹ: کسی بھی تنازعہ کی صورت میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل تحفظ اراضیات، راولپنڈی کا فیصلہ حتمی ہوگا

درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ
12 ستمبر 2025

Scan for Website

Scan for Facebook

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) **0800-17000** صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب چین کے وفد کی یوان جیانمن (Yuan Jianmin) اور ماشیاؤلی (Ma Xiaoli) کی صدارت میں زرعی باہمی تعاون کے فروغ کیلئے زراعت ہاؤس لاہور میں منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔
اجلاس میں پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری، سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو، ڈائریکٹر جنرل گرین پاکستان انشیٹیو میجر جنرل (ر) شاہد نذیر، لیفٹیننٹ کرنل (ر) وسیم احمد قریشی، بریگیڈیئر (ر) سہیل عشرت، سمیت دیگر افسران شریک ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب کمشنر آفس راولپنڈی میں وزیر اعلیٰ پنجاب پوٹھوہار ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن پلان بارے منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ شیر علی ممبر صوبائی اسمبلی، اُسامہ خان لغاری پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب، عامر خٹک کمشنر راولپنڈی ڈویژن و دیگر افسران بھی موجود ہیں۔

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب لاہور میں فور برادرز گروپ کے فارم پر کپاس کی فصل کا معائنہ کر رہے ہیں۔

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب کا ہیڈ سلیمانکی، پاکپتن اور مختلف سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ، ریلیف اور ریسکیو آپریشنز کی جاری سرگرمیوں کا جائزہ